تفسیرِ فیروزی

پارہ عم کے اخیر ربع کی تفسیر

مصنفہ

مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز
منشی فاضل ڈسکوی مدرس ایم بی ہائی
سکول سیالکوٹ

۱۳۰۷

پنجاب پریس سیالکوٹ میں چھپی

بار اول   تعداد جلد ۸۰۰   قیمت فی جلد ۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

دیباچہ

اسلام کی صداقت میں کسے شک ہے؟ اُس کے اُصول - اُس کی تعلیمات - اعجاز و بینات ایسے ظاہر و باہر ہیں - کہ بالمقابل تمام مذاہب و ادیان کے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہیں - اور آفتاب نصف النہار کی طرح دمک رہے ہیں + اسلام کی ہر ایک اصل یا تعلیم پر اگر بالمقابل تمام مذاہب کے کامل بحث اور غور کیا جائے + تو حق بجانب اسلام ہی کے رہتا ہے - اور صداقت یہی ثابت ہوتی ہے - یہاں تک کہ بڑے بڑے مخالف و معاند اہل یورپ وغیرہ بھی طوعاً و کرہاً اسلام کی صداقت پر گواہی دے اُٹھے ہیں - اور اسلام کے ساتھ ہمدردی کرنے میں مجبور ہو گئے ہیں - ہم مسلمانوں پر افسوس ہے - کہ باوجود دعوے اسلام کے اسلام کی کچھ قدر و حمایت نہیں کرتے + دیگر مذاہب میں اگر ایک شخص اپنے مذہب کی حمایت کو اُٹھے + تو قوم کی قوم اس کی ہمدردی و امداد کو شریک ہو جاتی ہے - ہم میں اگر کوئی شخص اسلامی ہمدردی کے لئے اُٹھے - تو قوم خود غرضی پر محمول کر کے تشنیع و تضحیک سے اُس کے ارادہ کو اور پست کر دیتی ہے - میں اُٹھا ہوں اور ہاں صرف تائید الٰہی کو ساتھ لیکر اُٹھا ہوں - اس نمونہ کو اپنے درد شریک بھائیوں کے سامنے پیش کرتا ہوں - اور دیکھتا ہوں - کہ قوم میرا کہاں تک ساتھ دیتی ہے - اور کیا حمیت غیرت دکھاتی ہے؟ میرا ارادہ کل قرآن شریف کی تفسیر کرنے کا ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بڑے بڑے ذی وسعت و ذی حمیت مسلمان اس کو خرید کر نفع آخرت کی امید پر مفت تقسیم فرمائیں گے - اور اس طرح معاونت میں ساعی ہو کر ثواب دارین حاصل کریں گے + اور اگر کسی بھائی سے اور کچھ نہ ہو سکے - تو میرے لئے دعا ہی کر دے - کہ خدا میرے اس ارادہ کو بر لائے - اور میری ہمت میں برکت اور توفیق رفیق کرے + و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین + فقط

محمد فیروز الدین مدرس بورڈ سکول سیالکوٹ

سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ	سورہ قدر مکی ہے اور اس میں پانچ آیتیں ہیں ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝	ہم نے اس (قرآن شریف) کو شب قدر میں اتارا ہے (۱) اور تجھے کیا معلوم ہے شب قدر کی کیا فضیلت ہے ؟ (۲) شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے (۳) اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے سرانجام کے لئے اترتے

سلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾	ہیں (۴) وہ رات طلوعِ فجر تک محض سلامتی ہے۔(۵)

۱- اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ قرآن شریف لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے ایک مقام بیت المعمور میں یکبارگی اسی رات میں اُترا ہے۔ پھر وہاں سے حضرت جبرئیل حکم الٰہی سے آیت آیت اور سورت سورت کر کے وقت کی مصلحت کے موافق رسول خدا صلعم کے پاس لاتے ہیں۔ قرآن شریف کے بتدریج اُترنے کی خبر توریت میں بھی ہے۔ دیکھو (یسعیاہ ۲۸ باب ۱۳) سو خداوند کا کلام اُن سے یہ ہوگا۔ حکم پر حکم۔ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانوں پر قانون۔ تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں۔ تاکہ وے (مخالفین اپنے ہٹ اور ضد۔ اصرار اور انکار میں) چلے جاویں۔ اور پچھاڑی گریں۔ اور شکست کھاویں۔ اور دام میں پھنسیں اور گرفتار ہوویں۔ انتہے اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف بہ تفاریق حسب اقتضاء مصلحت زمانہ نازل ہوگا کچھ مکہ میں کچھ مدینہ میں۔ کچھ اور جگہوں میں۔ تاکہ مخالفین کی ذلت اور شکستگی کا موجب ہو۔ کیونکہ ابتدا میں ۱۴ برس کے عرصہ تک جو سن بلوغ کا زمانہ ہے رسول خدا صلعم اُن کفار کو جو اب تک روح کی راہ سے بچپن کی حالت میں تھے۔ صرف ہدایت کرتے رہے۔ اور راہ حق کی طرف دلالت فرماتے رہے بہ شفیق باپ اور مہربان اُستاد کی طرح نرمی اور ملایمت سے اُن کے اخلاق کے سنوارنے اور سیدھی حق کیطرف راہ یاب ہونے کے لئے دل و جان سے کوشش کرتے رہے اور بصورت کفران اور انکار کے سخت وعیدیں فرماتے رہے۔ اور

* [illegible] عالم بالا میں ایک مقام ہے۔

آخرکار اسلام کی نصرت اور کفار کی ہزیمت و ہلاکت کے وعدے نہایت جزم
اور وثوق کے ساتھ بیان فرماتے رہے اور قرآن شریف میں ان کی نسبت صرف
صبح وعفو کا ہی حکم ہوتا رہا + لیکن باوجود اس قدر سمجھانے بجھانے - کلام
ربانی کے سنانے - پیغام الہی پہونچانے - اور کامل اتمام حجت کے جب انہوں
نے ایسے ناصح شفق کی بات کو پس پشت ڈالدیا - تو آخرکار غضب الہی بھڑک اٹھا -
اور سیاست شدید کے سزاوار ہوئے - شکستیں کھائیں - دام میں پھنسے - اور گرفتار
ہوئے - اور اللہ کی باتیں اور خدا کے وعدے سچے اور پورے ہوئے ولا تبدیل
لکلمات اللہ فاعتبروا یا اولی الابصار +

راقم کہتا ہے کہ یہ نہایت عجیب اور غور کرنے کے لائق بات ہے کہ رسول خدا صلعم پر
قرآن شریف تیئیس سال کے اندر نازل ہوا - اور حسب مصلحت وقت + ہر ایک
موقعہ پر برابر اس عرصہ میں اُترتا رہا - لیکن جس وقت کل نازل ہو چکا سب کے پیچھے
یہ آیت نازل ہوئی + الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
(آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا - اور تم پر اپنی نعمتیں پوری
کیں) اور اس آیت کے اُترنے کے بعد آنحضرت صلعم صرف ۸۱ روز زندہ رہے -
جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم دنیا میں صرف تبلیغ رسالت کے لئے
تشریف رکھتے تھے - اور اُن کا زمانہ دنیا کے اندر رہنے کا خدا تعالےٰ کے حضور مقرر
اور معین تھا - اور دنیا سے رحلت کے لئے صرف اتمام رسالت کے منتظر تھے +
چنانچہ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلعم کو فرماتے ہیں - قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای

ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ و بذالک اُمرت و انا اوّل المسلمین - تو کہدے اے محمدؐ میری نماز اور عبادت - زندگی اور موت اللہ ہی کے لئے اور اُسی کے قبضہ اختیار میں ہے جو جہانوں کا پرورش کرنے والا وحدہ لا شریک ہے - اور مجھے اِسی بات کا حکم ہوا ہے - اور میں سب سے پہلے حکم الہی کے لئے گردن جھکاتے ہوں + جب تک چاہے زندہ رکھے - جب چاہے - دنیا سے اُٹھالے +

اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ رسول خدا صلعم کی زندگی اور موت علم الہی میں معین اور مقدر اور اندازہ کئے ہوئے اور بطور خارق عبادت تھی - آپ برابر ۲۳ سال تک بہ تدریج موافق تنزیل احکام الہی سناتے رہے - خدا کے وعدوں کے پورا ہونے اور نصرت الہی کے آنے کا یقین دلاتے رہے - اور جب کہ قرآن ابھی تھوڑا ہی نازل ہوا تھا - کامل کتاب کے نزول کا وعدہ - اور پوری کتاب اللہ کا حوالہ دیتے رہے - قال اللہ تعالیٰ - تلک آیات الکتاب و قرآن مبین یہ آیتیں ہیں کتاب ربانی اور احکام الہی بیان کرنے والے قرآن کی - ذالک الکتاب لاریب فیہ اس کتاب کے خدائی کلام ہونے میں کچھ شبہ نہیں +

لیکن جب قرآن پورا نازل ہوچکا - سب خدائی وعدے پورے ہوچکے - اور دین الہی کامل ہوچکا - رسول خدا صلعم ایک سال بھی دنیا میں نہ ٹھہرنے پائے - اور خدا کی طرف بلائے گئے اور تکمیل دین کے ساتھ ہی آپ کا تعلق بھی جہان سے قطع ہوا - جس سے صاف ظاہر ہے - کہ آنحضرت صلعم دنیا میں اسی تبلیغ رسالت

کے لئے تشریف رکھتے تھے۔ اور یہ سب عجیب اور بے نظیر کام۔ اللہ کی طرف سے اور خدائی کام تھا۔ نہ بشری اور بشر کے اختیار کا۔ ورنہ انسان ناقص یہ جان سکتا ہے کہ میں نے جس کام کو آہستہ آہستہ شروع کیا ہے۔ اپنی عمر میں ضرور پورا کر لونگا۔ اور برابر مستقل اور ثابت قدم رہوں گا اور ارادہ پورے کئے بغیر نہیں ٹلوں گا۔ خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ چاروں طرف سے اسکے ارادہ۔ اور ہمت کو پست کرنے والے جان کے پیاسے مخالف موجود ہوں۔ ایسی حالت میں تو انسان کو اپنی جان ہی کے لالے پڑے رہتے ہیں۔ اپنے ارادوں میں استقلال اور ثبات تو اک طرف رہا۔ اصل یہ ہے۔ کہ رسول خدا صلعم کا کام اور آپ کا معاملہ جس پہلو سے اور جسطرح دیکھیں۔ اس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ اور آپ کا سارا معاملہ خدا کی طرف سے اور آپ کے سب کام فوق العادہ۔ اور خارق عادت ہیں۔ لیکن غور کرنے والا دل اور سوچنے والی طبیعت چاہئے۔

۲۔ لیلۃ القدر جس کو سورہ دخان میں لیلۃ مبارکۃ (مبارک رات) بھی کہا گیا ہے۔ ماہ رمضان میں ہے۔ اور اُسے لیلۃ القدر اسوجہ سے کہتے ہیں۔ کہ اُس میں قرآن شریف جو تمام آسمانی کتابوں میں معزز اور عالی قدر ہے۔ نازل ہوا + اور اسوجہ سے بھی کہ اس رات کی قدر اور عظمت اور راتوں کی نسبت بہت بڑی ہے۔ کہ جو شخص اس رات میں کچھ عبادت کرے۔ ہزار مہینہ کی عبادت کے برابر ثواب پاتا ہے۔ سوا اس کے فرشتوں اور جبرئیل (یا ارواح) کا صلحا و عباد کی زیارت کو زمین پر نازل ہونا۔ اور اس رات میں صبح تک سلامتی۔ اطمینان اور شیطانی شر سے امن

ہوتا - یہ بھی ایک سبب ہے - اُسکے لیلتہ القدر ہونے کا -

۳ - شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے - یعنی جو کوئی اُس رات میں خدا کی عبادت یا نیکی کرے - ہزار مہینہ کی عبادت اور نیکی کے برابر ثواب پاتا ہے +

ف اس رات میں اختلاف ہے - حدیث سے معلوم ہوتا ہے - کہ رمضان کے آخری دس دن میں طاق راتوں میں ہے ۲۱ سے ۲۹ تک ۔ ۲۷ تاریخ کو ترجیح ہے - اور اسکے پوشیدہ اور مشتبہ رہنے میں حکمت یہ ہے - کہ لوگ تمام راتوں میں عبادت اور تلاش کریں - اور ثواب کثیر حاصل کریں - جس طرح اسماء الہی میں اسم اعظم کو مخفی کر دیا گیا ہے کہ سب اسماء کو ورد کریں - اور معزز سمجھیں - اور جمعہ کے دن قبولیت دعا کی ساعت مخفی کر دی گئی ہے - کہ سارا دن جمعہ میں دعا و مناجات کریں -

۴ - اس برس میں جسقدر امور واقع ہوں گے - اُن کے سرانجام اور مہیائے اسباب کے کے لئے معزز فرشتے مع روح الامین (جبرئیل ع) کے نیچے زمین پر اُترتے ہیں +

بقول بعض مومنوں کی ملاقات اور علما و عباد کی زیارت کے لئے شرف نزول فرماتے ہیں

نوٹ - اگرچہ نئے فیشن کے انگریزی دان - اور اس زمانہ کے اکثر نوجوان ملائکہ کے وجود کے قایل نہیں - بلکہ اون کے ماننے والوں پر ہنسی اور طعن کرتے ہیں - اور وجود ملایکہ کے اقرار کو پُرانا اور دقیانوسی خیال سمجھتے ہیں - اور زمانہ حال کی شایستگی کے خلاف - لیکن افسوس کی بات ہے - کہ انکار وجود ملایکہ پر بھی کوئی قوی اور قطعی دلیل اون کے پاس نہیں - بجز اس کے جو شے اُنہیں نظر نہ آئے یا ظاہری حواس سے محسوس و مسک نہ ہو سکے - اُس کا انکار وہ سویلیزیشن کا بڑا اصول اور اعلے بدیہیات سے

سمجھتے ہیں۔ حالانکہ عدم احساس و عدم ادراک سے کسی شے کا عدم وجود لازم نہیں آتا۔
مخلوق الہی ہزاروں قسم کی ہے۔ اور ہو سکتی ہے۔ ہمیں موجودات کا علم صرف اُسی قدر
اور اُسی حد تک ہے۔ جس قدر ہمارے ظاہری حواس محسوس کر سکتے ہیں۔ اس سے
زیادہ نہیں۔ تو کیسی حماقت کی بات ہے کہ جن اشیاء کو ہمارے چند محدود ظاہری
حواس محسوس نہ کر سکیں۔ اُن کا یک لخت انکار ہی کر دیا جائے۔ اور مخبر صادق کی بات
کا کچھ خیال نہ کیا جائے۔ کسی شے کا ہونا یا نہ ہونا۔ انسان اور اُس کے حواس کے احساس
و ادراک پر منحصر نہیں ہے۔ جو شخص شکم مادر ہی سے نابینا پیدا ہو۔ اُس کو سیاہی و سفیدی
وغیرہ الوان کا کچھ علم و احساس نہ ہوگا۔ مگر اس سے اصل اشیاء کی رنگت کی نفی اور انکار
نہیں ہو سکتا۔ قوت لمس و ذوق یا سمع یا شم اگر کسی شخص کی مفقود ہو۔ تو اس سے
اشیاء کے نفس الامری خواص بو اور مزہ وغیرہ میں کچھ فرق نہیں آ سکتا۔ اور نہ حقایق
و خواص اشیاء کا انکار ہو سکتا ہے۔ اگر ساری دنیا کے حواس خمسہ مخلوقہ الہی مفقود ہو جائیں
یا انسان مطلق ناپید ہو جائے۔ زمین و آسمان وغیرہ اشیاء کے وجود میں کچھ فرق
نہیں آ سکتا۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ظاہری حواس خمسہ جو خدا تعالے نے پیدا کئے ہیں۔
اگر ان سے کوئی شے علانیہ محسوس نہ ہو سکے۔ تو یہ امر اس شے کے انکار کو مستلزم نہیں
ہو سکتا۔ مخلوق الہی کی کچھ انتہا نہیں۔ اور نہ خدا تعالے کی قدرت کی کچھ حد ہے۔ کہ
صرف انسان ہی کے پیدا کرنے پر منتہی ہو گئی ہو۔ یا صرف حواس خمسہ ہی پیدا کر سکتا ہو۔
اور ان کے علاوہ کوئی اور حس پیدا نہ کر سکتا ہو۔ جس سے دیگر مخلوقات الہی بھی محسوس
ہو سکیں۔ بلا شبہ اُس کی قدرت اور صنعت غیر محدود ہے۔ صرف اسی قدر پیدا کرنے

پر ختم نہیں ہو گئی - وہ کئی طرح کی حسیں پیدا کر سکتا ہے - اور انسان کے اندر کئی قسم
کی حسیں اور قوتیں علاوہ ان پانچ حسوں کے پیدا ہی کر رکھی ہیں - جن سے یہ کوتاہ نظر اور ظاہر
بین لوگ مطلق نا آشنا ہیں - اور ان کا مبلغ علم صرف ظاہر ہی ظاہر ہے - وہ بس ٭
باطنی حواس اور روحانی قواء کو انہوں نے بالکل معطل اور بے کار چھوڑ دیا ہے - اور
اُن کی حقیقت سے کچھ آگاہ نہیں ٭ نہیں تو انسان کے اندر اس قدر روحانی طاقتیں
اور باطنی حسیں ہیں - کہ جن سے وہ عالم روحانی کے ہزار در ہزار حقایق پر مطلع ہو سکتا ہے -
اور عالم ملکوت کی ہر ایک شے کا مشاہدہ کر سکتا ہے ٭ لیکن ہر امر کے حاصل کرنے کے
واسطے کچھ شرائط و اسباب ہوا کرتے ہیں جن کے توسل و تمسک سے وہ شے حاصل
ہوتی ہے ٭ اسی طرح عالم ملکوت کی کسی شے کے ملاحظہ کے واسطے نور قلب اور دیدہ بصیرت
شرط ہے - جو سچے ایمان اور ریاضت اور مجاہدہ کامل سے حاصل ہوتا ہے - اللہ تعالے
فرماتا ہے - والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سُبلنا - اور جو لوگ کہ ہمارے رستہ
میں مجاہدہ کرتے ہیں اُن کو ہم ضرور اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں - سو روحانی اشیاء
کا مشاہدہ - اور الہی حقایق کا مکاشفہ - صراط مستقیم پر ٹھیک ٹھیک چلنے اور خدا کی
راہ میں مجاہدہ و ریاضت کرنے سے منوط و مربوط ہے - جن کو یہ جلد باز لوگ پہلی ہی
منزل میں حاصل کیا چاہتے ہیں - اور پہلی ہی سیڑھی پر آسمانی حقایق اور مشاہدہ
عالم ملکوت کی سیر کی ہوس رکھتے ہیں - اور اُن شرایط کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے جو اُن
کمالات کے حاصل کرنے کے لئے لابد اور ضروری ہے - ناچار گھبرا کر اضطراب و تشویش
کی حالت میں سوائے انکار کے کچھ بن نہیں آتا - اور بڑے زور سے انکار کر دیتے ہیں ٭

کہا جاتا ہے کہ ہم یہہ مان لیتے ہیں - کہ غالباً کوئی مخلوق الہی ایسی ہو -
جو ہمیں نظر نہ آئے - اور فرشتوں کے وجود کے ہم قایل ہو جاتے ہیں - لیکن
خدا نے ہمیں ایسی مخلوق پر ایمان لانے کی کیوں تکلیف دی + اور ایمان بالملٹکہ
کے لئے کیوں مکلف کیا ؟ جو ہمیں نظر بھی نہیں آتے - اور نہ ہمیں اُن کے ماننے سے
کچھ فایدہ ہے اور اُن کے نہ ماننے پر کفر کا کیوں فتوے دیا جاتا ہے ؟ تو اسکا جواب
یہ ہے - کہ اُن کا ماننا اور اُن پر ایمان لانا تو اس لئے ضروری ہے - کہ نزول کتب
الہی - ارزاق عباد تفریق الروح من البدن - امورات اخروی وغیرہ جیساکہ نص
سے ثابت ہے یہ سب کام اُنہیں کے ہاتھوں سے سرانجام پاتے ہیں سو اگر اُن
پر ایمان لانا ضروری نہ ہو تو ان باتوں کے سرانجام کے لئے جو علت العلل رب
الارباب نے اُن کو موکل کرکے انتظام کیا ہے - اِن کے نفاذ اور سرانجام کی
کوئی صاف صورت نظر نہیں آتی اور نیز اگر ملایکہ کے وجود کا کامل یقین
ہی نہ ہو - تو انسان روحانی منزلیں طے کرکے اُس مقدس گروہ کے ساتھ ہمنشینی
کی کیسے آرزو کر سکتا ہے - اور تزکیہ قلب اور تصفیہ نفس کے بعد مشاہدہ ملایکہ
اور اُن کی صحبت سے جو روحانی برکتوں اور الہی انوار کا فیضان ہوتا ہے -
اُس سے کیسے مستفید ہو سکتا ہے ؟ اور سوا اسکے ہزاروں مقدس اور صادق
لوگوں نے جو انہیں علانیہ دیکھکر اُن کے وجود پر گواہی دی ہے - اور اُن سے
اقتباس انوار کیا ہے اور متواتر شہادت دیتے چلے آئے ہیں - اُن کی شہادت
کو ہم کیسے رد کر سکتے ہیں - اور اُن کے نہونے کا کیسے یقین کر سکتے ہیں ؟

اور اُن کے نہ ماننے پر کفر کا فتوے اس وجہ سے ہے کہ خدا تعالےٰ نے کلام پاک میں اُن کا ذکر کیا ہے۔ اور اُن کے وجود سے خدا تعالےٰ کی وسیع اور کامل قدرت پر آگاہی ہوتی ہے۔ قال اللہ تعالےٰ وما یعلم جنود ربک الا ہو۔ سو اُن کا ماننا زیادہ بصیرت کا موجب ہے۔ بہ نسبت نہ ماننے کے + اور اگر اُن کو نہ مانا جائے۔ تو کلام الٰہی کا انکار لازم آتا ہے۔ اور کلام الٰہی کا انکار کفر ہے +

اور اصل یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کتب الہامیہ میں اکثر امور غیبیہ سے خبر دے کر روحانی زندگی کا اصول ایمان بالغیب کو قرار دیا ہے۔ اور تمام انبیاء و رسل نے ایمان بالغیب ہی کی تاکید کی ہے اور ہے بھی یوں ہی۔ کہ ایمان جبھی تک ایمان ہے۔ کہ پردہ غیب میں ہو۔ اور محض حسن ظن کے طور پر خلوص دل سے اللہ تعالےٰ کو صادق سمجھ کر ان دیکھی اور عالم غیب کی چیزوں کو اُس کے فرمانے کے موافق مان لیں اور اسی ایمان پر فایدہ مترتب ہو سکتا ہے + اور عالم روحانی کی راہیں کھلتی ہیں۔ انوار الٰہی و برکات آسمانی کا تدریج حسب ترقی یقین و قوت ایمان فیضان ہوتا ہے۔ اور جن چیزوں کو پہلے حسن ظن کے طور پر مانا تھا۔ اب حق الیقین کے طور پر ظاہری آنکھ سے نظر آنے لگتی ہیں۔ خیال کرو۔ [illegible] - روز قیامت۔ مرنے کے بعد جی اُٹھنا اِن سب کا ماننا ایمان بالغیب ہی ہے +

۵۔ یہ رات طلوع فجر تک محض امن اور سلامتی ہے۔ اس رات مومنوں کا چین اور دل جمعی ترقی ہے۔ عبادت حلاوت سے ہوتی ہے۔ تجلیات الٰہی

پرتو پڑتا ہے۔ ملایکہ کے حضور کی وجہ سے۔ سچے اور حقیقی مومن شیطانی شر سے مامون و محفوظ رہتے ہیں +

سورہ قدر کی ایک نادر تفسیر

اللہ اکبر! رسول خدا صلعم کا زمانہ جس میں آپ مبعوث ہوئے۔ کیسا کفر اور شرک کی ظلمت سے بھر رہا تھا۔ اور کس قدر تمام قوموں اور مذاہب پر تاریکی چھا رہی تھی۔ سب قومیں اس حد تک بگڑ چکی تھیں۔ کہ اُس سے بڑھ کر متصور نہیں ہو سکتا۔ اُن کے روحی مادے بالکل فاسد ہو گئے تھے۔ ممکن نہیں تھا۔ کہ کوئی بھی روحانی طبیب اُن کے مادۂ فاسد کی اصلاح کر سکے۔ اور کفر و شرک کی ظلمت کو اُٹھا سکے۔ کہ دفعتہً اُس کفر و شرک کی اندھیری رات میں نور الٰہی چمک اُٹھا۔ اور تمام عالم کے اوپر جلوہ افروز ہو کر ایک دم میں جگمگا دیا۔ ظلمت کفر کافور ہو گئی اس جہت سے کے رسول خدا صلعم کے مبارک اور عالی قدر زمانہ کو خدا تعالےٰ لیلۃ القدر سے تعبیر کرتے ہیں۔ کیونکہ۔ فی الواقع یہ بڑی قدر اور عزت والی رات تھی۔ جس میں ایسا بدر کمال پر تو فگن ہوا۔ جس نے تمام جہان کو نور ہدایت سے منور کر دیا۔ اور آفاق عالم کو عطر عرفان سے معطر کر دیا۔ سبحان اللہ! ایسے قدر و منزلت والی رات ہزار مہینہ سے کیوں نہ افضل ہو۔ جس میں آسمانی فرشتے اور جبرئیل ہو زمین کے اوپر ارشاد الٰہی کے موافق نزول فرما کر رسول خدا صلعم کو احکام الٰہی پہونچائیں۔ ہر ایک گذشتہ اور آئندہ امر سے مطلع کریں + اور بلاشبہ طلوع صبح قیامت تک اس رحمت للعالمین آخری نبی کا زمانہ آسمانی

آفات اور الٰہی انتقامات سے مامون و محفوظ ہے۔

سورہ بینہ

اس سورہ کا نام بینہ ہے۔ جسکے معنے روشن واضح اور کھلی ہوئی دلیل کے ہیں۔ اس سورہ کو بینہ اس وجہ سے کہتے ہیں۔ کہ اس میں رسول خدا صلعم کے وجود مبارک کو بینہ قرار دیا گیا ہے۔ یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات اپنی نبوت اور رسالت پر خود ایک واضح اور روشن دلیل ہے۔ دوسری دلائل کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ رب العالمین ہمیشہ قحط اور یاس اور زمین کے مردہ ہوجانے کے بعد باران رحمت بھیجا کرتا ہے۔ اور مری ہوئی زمین کو زندہ سرسبز و تازہ کیا کرتا ہے۔ اس زمانہ میں جس میں تمام اہل عالم کے قلوب کی زمین روحانی فیض سے بالکل خشک اور مردہ اور ناکارہ پڑی ہوئی تھی۔ اور ساری زمین پر افسردگی چھا رہی تھی قانون الٰہی خود اس امر کا مقتضی تھا۔ کہ ایسے زمانہ میں ایسا نبی ہادی مبعوث ہو جسکا وجود ہی اپنی نبوت پر دلیل کامل ہو۔ اور تمام اہل عالم کے قلوب کو ایمان کے حیات بخش پانی سے سرسبز اور سیراب کردے۔

سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ	سورہ بینہ مدنی ہے۔ اور اس میں ۸ آیتیں ہیں
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان

	نہایت رحم والا ہے
لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ	اہل کتاب اور مشرکوں میں سے
الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ	جو منکر لوگ ہیں (اپنی بُری چال
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ رَسُوْلٌ	سے) باز آنے والے نہیں تھے -
مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ ﴿۲﴾	تا وقتیکہ اُن کے پاس کھلی
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ	اور روشن دلیل نہ آئے (۱) ایک
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ	اللہ کا رسول جو اُن پر پاک صحیفے
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ وَمَآ اُمِرُوْٓا	(مقدس سورتیں) پڑھتا ہے (۲)
اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ	اُس میں صحیح اور درست نوشتے
حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا	(احکام الہی) ہیں (۳) اور اہل کتاب
الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ	نے (پیغمبر کی نسبت) اختلاف نہیں
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ	کیا - مگر کھلی دلیل آجانے کے بعد ہی (۴)
الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ	اور انہیں اور کچھ حکم نہیں ہوا مگر
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ	یہی کہ اللہ کی سچے اور بے ریا دل
	سے عبادت کریں - ایک رخ ہو کر -
	اور نماز قایم کریں اور زکوۃ دیا کریں
	اور یہی ٹھیک مذہب ہے - (۵)
	بے شک جو لوگ اہل کتاب اور

شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

مشرکوں میں سے منکر ہو گئے۔ دوزخ کی آگ کے اندر ابد الآباد تک رہیں گے۔ یہ لوگ ساری خلقت سے بدتر ہیں (ایمان نہ لانے کی وجہ سے) ۶ بے شک جو لوگ ایمان لائے۔ اور اچھے عمل کئے۔ یہ لوگ ساری خلقت سے بہتر ہیں ۷ اُن کی جزا اُن کے رب کے ہاں سدا رہنے والے باغ ہیں جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں اس میں ہمیشہ ابد الآباد تک رہیں گے۔ اللہ اُن سے خوش ہوا۔ اور وہ اُس سے خوش ہوئے۔ یہ رتبہ اُس کو ملتا ہے۔ جس نے اپنے پروردگار کا خوف کیا۔ ۸

(۱) رسول خدا صلعم کی بعثت سے پیشتر تمام اہل مذاہب یہود و نصارا اور مشرکین عرب وغیرہ کی دینی اور اخلاقی حالت نہایت بگڑ گئی تھی۔ اعتقادات فاسد ہو گئے تھے ۔ ہر ایک اپنی غلطی اور جہالت پر مغرور تھا۔ اہل عرب بہایم سے بدتر ہو گئے تھے۔ رذائل اُن میں طبعی ہو گئی تھیں۔ سوا جنگ وجدل اور فتنہ و فساد کے

اُن میں اور کچھ نہ تھا۔ کوئی حکیم یا عادل بادشاہ سمجھا بجھا کر اُنہیں راہ پر لائے۔ ہرگز ممکن نہ تھا۔ وہ اپنی عادات شنیعہ اور بُری چالیں چھوڑنے والے ہی نہیں تھے۔ جب تک ایسا عظیم الشان۔ عظیم القدر۔ رسولؐ۔ اللہ کی طرف سے نبوت پر آیات بینات اور دلائل قویہ اور براہین کاملہ لے کر نصرت الٰہی کے ساتھ نہ آوے۔ وہ رسول مقبولؐ ہی ہیں۔ جنہوں نے سیکڑے برسوں کے بگڑے ہوئے اکھڑوں۔ اور ناشائستہ قوموں کو نہایت ہی قلیل عرصہ میں سنوار دیا۔ اور چند ہی برس میں گویا اُن کی کایا پلٹ دی۔ جیسے کسی نے سحر کر دیا ہو۔ پس ایسا بھاری اور عظیم الشان کام (فوق العادہ اور خارق عادت) سوائے سچے اور کامل خدائی ہادی کے کس سے وقوع میں آنا ممکن تھا؟ جس نے نہایت قلیل عرصہ میں قوموں کی قوموں کو سنوار دیا۔ اور ملک کے ملک۔ ایمان سے بھر دئے۔ غور کرنے والا دل۔ اور سوچنے والا قلب چاہئے۔ ورنہ آنحضرتؐ کے خدائی ہادی و رسول ہونے پر اُس ملک کی حالت۔ اور آپ کے اثر تربیت پر خیال کرنا کافی ہے فقط: ۲۔ ہر سورہ ایک جدا کتاب ہے۔ (۳) صحیح اور درست نوشتے ٹھیک اور صحیح احکام اور نصیحتیں یا سب آسمانی کتابوں کا لب لباب اور عطر اُس میں نکال کر رکھا ہے۔ ۴۔ یہ آیت رسول خدا صلعم کی نبوت پر کامل صداقت اور سچی اندرونی شہادت ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کی نبوت میں یہود و نصاریٰ کو بعثت سے پیشتر کچھ تامل اور اختلاف نہیں تھا۔ سب آپ کی بعثت اور نبوت پر متفق تھے۔ کسی کو کچھ تردد اور شک وشبہ نہیں

تھا۔ اور یہ صرف توریت وانجیل کی قطعی اور صاف صاف بشارت ہی سے اُن کو آنحضرت صلعم کی نبوت کا تیقن ہوا ہوا تھا۔ جسکی نسبت اللہ تعالے فرماتے ہیں۔ الذین آتینا ہم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم۔ جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ اُس کو اپنے بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں۔ پھر جو آپ کی بعثت کے بعد وہ متفرق ہوگئے۔ اور نبوت میں اختلاف کرنے لگے۔ تو صرف حسد اور ضد کی وجہ سے جو اُنہیں بعد میں آنحضرت کی نسبت پیدا ہوگیا۔ یہ نہیں کہ اُنہیں آنحضرت کی صداقت میں کسی طرحکا شک وشبہ ہو۔ (۵) یہی ٹھیک دین ہے یعنی سچے دل سے صرف ایک خدا کی عبادت کرنا۔ اُدھر ہی منقطع ہوجانا۔ نماز قائم کرنا۔ زکوۃ ادا کرنا سارے دین والے ان کو اچھا سمجھتے ہیں ؛

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ	سورہ زلزال مدینہ میں اتری ۔ ۸ آئتیں ہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ	جس وقت زمین یہانتک اُسے ہلانا ممکن ہے ہلائی جاے۔ ۱ اور زمین اپنے بوجھوں کو باہر نکال ڈالے ۲ اور انسان کہے اُسے کیا ہوگیا؟ ۳۔ اُس دن

أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۝ لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝	وہ اپنی باتیں بیان کرے گی۔ ۴ اسواسطے کہ تیرا رب اُسے حکم بھیجے گا۔ ۵ اُس دن لوگ تتر بتر ہو جائینگے۔ تو کہ اُن کو اُن کے اعمال دکھائے جائیں ۶ سو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ دیکھ لیگا ۷ اور جس نے ذرہ بھر بُرائی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لے گا ۸

(۱) یعنے اُس کے ہلانے میں کمال مبالغہ کیا جائے گا۔ اور سخت ہلایا جائے گا۔ زمین کے اوپر کوئی پہاڑ نہ رہے گا۔ بلندیاں اور پستیاں سب صاف و ہموار ہوجائیں گی۔ اور زمین کی صورت بدل جائے گی۔ اور یہ حالت نفخۂ ثانیہ کے قریب ہوگی (تفسیر عزیزی)

۱۔ مُردے خزانے دفینے سب کچھ باہر نکال پھینکے گی۔ ۲۔ زبان مال سے بولے گی۔ یا حقیقت میں خدا اُسے گویائی عطا فرمائے گا۔ ۳۔ وہ حساب کے وقت اپنی باتیں بیان کرے گی۔ یعنی بندوں کے بُرے بھلے اعمال جو اُس پر ہوئے۔ ظاہر کردے گی۔ ۴۔ لوگ اپنی قبروں سے نکل کر گروہ گروہ متفرق ہوکر موقف حساب میں جائیں گے۔ ایک گروہ زانیوں کا ایک شرابیوں کا۔ ایک ظالموں کا و علے ہذا۔ ۵۔ ابن عباس رض سے مروی ہے کہ کوئی مومن اور

کافر نہیں - جو دنیا میں کچھ نیکی یا بدی کرتا ہے - مگر حق تعالے اُس کا عمل قیامت کے دن اُسے دکھائے گا - مگر مومن کے بُرے کام بخشدے گا - اور اُس کے نیک کاموں کی جزاعطا فرمائے گا - اور کافر کی نیکیاں رد کرے گا - اور بدیوں پر عذاب میں مبتلا کرے گا - کیونکہ ایمان اعمال نیک کے لئے شرط ہے بدون ایمان کے اعمال نیک کسی کام نہیں -

سُورَةُ الْعٰدِیٰتِ مَکِّیَّةٌ وَّھِیَ اِحْدیٰ عَشْرَةَ اٰیَۃً	سورہ عادیات مکے میں اُتری - اور ۱۱ آئتیں ہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہائت رحم والا ہے
وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۙ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۙ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۙ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ	ہانپ کر دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم ہے ۱ - پھر (نعل کے ساتھ) پتھر سے آگ نکالنے والے گھوڑوں کی قسم ہے ۲ - پھر صبح کے وقت غارت کرنے والے گھوڑوں کی قسم ہے ۳ - جو نور کے تڑکے غبار اُٹھاتے ہیں ۴ - پھر اُسی وقت دشمن کی فوج کے اندر گھس جاتے ہیں ۵ - بے شک انسان

لَشَهِيْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۚ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ	اپنے رب کا ناشکر گذار ہے ۶ اور بے شک وہ اپنی ناشکری پر آگاہ ہے ۷ - اور بے شک وہ مال کی محبت میں بڑا قوی ہے ۸ - کیا اُسے معلوم نہیں ؟ جب نکالا جائے گا جو قبروں کے اندر ہے ۹ - اور ظاہر کر دیا جائے گا جو سینوں کے بیچ ہے ۱۰ - بے شک اُن کا رب اُس دن اُن کے احوال سے پورا آگاہ ہے

(۱) والعادیات ضبحًا ہانپ کر دوڑنے والے گھوڑے جو دوڑتے وقت جلد جلد سانس لیتے جائیں چوپاؤں کا قاعدہ ہے - کہ سخت دوڑنے کے وقت اُن کے پیٹ سے ہانپنے کی آواز اور جلد جلد سانس نکلتی ہے - ۲ - گھوڑوں کے نعل جب پتھر سے رگڑ کھاتے ہیں تو آگ جھڑتی ہے - ۳ - غارت کرنے والے گھوڑے جو صبح کے وقت دشمنانِ خدا کا ملک و مال غارت کرلیں ۰ ۴ خدا کی راہ میں جو سوار اور گھوڑے - ایسے عالی کام کریں - اعلائے کلمۃ الحق اور جہاد فی الدین میں جان دینے کو حاضر ہوں - حقیقت میں بڑی قدر و منزلت کے لائق - اور کمال عزت و احترام کے قابل ہیں - اسی واسطے خدا تعالےٰ اُن کی قسم کھاتے ہیں - قرآن شریف کا اسلوب ہے - اُس میں خداوند تعالےٰ کبھی تو صرف کسی

پارہ ۳۰ عم

شے کے اظہار عظمت و علو مرتبت کے لئے قسم کھاتے ہیں۔ اور کبھی قسمیں کھاکر
عرب کے مذاق کے طور پر، اگلی بات پر یقین دلانا مقصود ہوتا ہے۔ یہ صرف
عرب کے علم ادب اور اُن کے مذاق کے موافق خدا تعالے نے قسمیں کھائی ہیں
ہر زبان کا ایک نیا مذاق اور نیا خاصہ ہے یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں
حدیث شریف میں رسول خدا صلعم فرماتے ہیں۔ من حلف بغیر اللّٰہ
فقد اشرك جس نے خدا کے ماسوا کسی اور چیز کی قسم کھائی۔ پس وہ مشرک
ہوگیا ٭ باایںہمہ قرآن شریف (کتاب اللہ) میں بکثرت معززاور متبرک مخلوقات
الہی کی جابجا قسمیں کھائی گئی ہیں۔ حالانکہ کلام رسول (احادیث) میں خاص
خدا تعالی کی قسم نہایت کم جگہ پر کھائی گئی ہے ٭ اور ماسوا اللہ کی قسموں کا استعمال
تو یکطرف رہا اس سے خدا کے کلام (قرآن) اور رسول خدا صلعم کے کلام (احادیث)
میں امتیاز بیّن ظاہر ہوتا ہے۔ اور صریح معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اُس
شخص کا ہرگز کلام نہیں ہے۔ جس کی زبان سے کلمات احادیث برآمد ہوئے
ہیں۔ اور ان دونو کے اسالیب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بلکہ یہ امر قرآن
شریف کے کلام الہی ہونے پر ایک واضح اور قوی دلیل ہے۔ اور اس امر پر ثبوت
بین کہ قرآن شریف آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام تو ہرگز ہی نہیں ہے
اور کہ آنحضرت کے اصحاب نے بھی قرآن شریف کو بجز کلام ربانی کے کلام رسول
کبھی خیال نہیں کیا۔ ورنہ باوجود حلف بغیر اللہ کو شرک قرار دینے کے آنحضرتؐ
ماسوے اللہ کی کبھی قرآن میں قسم کھانا روا نہ رکھتے۔ اور اصحابؓ بغیر اعتراض

کئے نہ رہتے - اور آنحضرتؐ پر اس بارہ میں اپنے قول کے عملی طور پر خلاف کرنے کا حرف رکھتے - اور اُن کے دل میں آنحضرتؐ کی نسبت ضرور کچھ تردد اور دغدغہ ہوتا - معہذا حدیث میں کہیں نہ کہیں تو عمداً یا خطاً قرآن کی ایسی قسموں کے کھانے کا اتفاق پڑجاتا - رسول خدا (صلعم) کا کلام (احادیث) ایک بحر زخار اور دریائے ناپیداکنار ہے - ممکن نہ تھا کہ قرآن شریف کے اُسلوب کے موافق - اتفاقی طور ہی سے کہیں اس قسم کی قسموں کا اتفاق نہ پڑتا ایک ہی شخص کے کلام کے اندر ایک ہی وقت میں اسطرح زمین و آسمان کا فرق اور امتیاز بیّن فوق العادہ اور محالات عادیہ سے ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے - کہ قرآن شریف انسانی اسلوب کا پابند اور انسانی کلام نہیں - بلکہ ربانی کلام ہے قسم کھانا انسان کے لئے موجب حرف ہو - مگر خدا کے لئے نہیں - خدا شریعت انسانی کا پابند اور مقید نہیں ہے - کیونکہ اسکے لئے کوئی اور شارع نہیں - اُس کا کسی اپنے اشرف اور معزز مخلوق کی قسم کھانا فی الحقیقت اپنی قدرت کاملہ کی قسم کھانا - اور طاقت عظمےٰ کا جتلانا ہے اہل عرب نے اِن قسموں پر اپنے ادب کے مذاق کی جہت سے کبھی حرف نہیں رکھا - مچھر - وغیرہ کی کہاوت جو قرآن شریف میں ہے اُس پر اُنہوں نے فوراً اعتراض کیا - جسکی نسبت پروردگار نے جواب دیا اِنّ اللہ لا یستحی ان یضرب مثلاً ما بعوضۃً فما فوقھا الخ مگر ان قسموں پر اعتراض کفار سے کہیں منقول نہیں ؞

تنبیہ رسول خدا افصح الفصحا - اور ابلغ البلغا تھے - احادیث رسول

بڑی فصیح و بلیغ زبان میں ہیں۔ مگر یہ ایک بڑے تعجب اور لطف کی بات ہے۔
کہ قرآن شریف سے طرز اسلوب اور فصاحت و بلاغت میں ذرا بھی لگا نہیں
کھاتیں۔ ساری کتب احادیث کو دیکھ جاؤ۔ ایک حدیث بھی طرز اور اسلوب
میں قرآن سے نہ ملیگی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن شریف۔ رسولی کلام نہیں۔
بلکہ ممتاز اور مقدس الہی کلام ہے +

۵ اس قدر اللہ تعالے نے نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ جسکا عدوحساب نہیں۔
مگر شکر بہت کم ادا کرتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ نعمت کو منعم (اللہ تعالے) کی طرف
سے جانتا ہی نہیں۔ قال اللہ تعالی وان تعد و نعمۃ اللہ لاتحصوہا
ان الانسان لکفور + اور جو تم شمار کرنے لگو اللہ کی نعمتیں۔ ہرگز نہ گن
سکو گے اُن کو بے شک انسان ناشکر ہے +

۶۔ صاف دیکھ رہا ہے۔ کہ یہ سب نعمتیں اُسی نے عطا فرمائی ہیں اور اُسی
کے رشحات فیض سے مستفیض ہو رہا ہے دم دم کے ساتھ ربوبیت الہی اُسکی
پرورش کر رہی ہے ایک دم ہوا نہو تو دم بے دم ہو جائے پھر اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا
اور اسکے شکر کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ ۷۔ یعنے مردے زندہ کئے جائیں
گے ۸۔ جو سینوں کے بیچ ہے۔ یعنے اُن کے اعمال ظاہر کر دئے جائیں گے۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَحَدَ عَشَرَ اٰيَةً	سورہ قارعہ مکے میں اُتری ۱۱ آیتیں ہیں۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان

اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا	نہایت رحم والا ہے ۔
اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ	ٹھوکنے والی ۔۱ کیا ہے ٹھوکنے
يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ	والی ۔۲ اور تجھے کیا معلوم ؟
الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَا	وہ کیا ہے ٹھوکنے والی ۳ جس
لْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ	دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں
مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ	کی مانند ہوں گے ۴ اور پہاڑ
وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ	دھنکی ہوئی رنگین اُون کی مانند
هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا اَدْرٰىكَ	ہو جائیں گے ۵ سو جس کا پلہ
مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝	بھاری ہوگا ۶ وہ مزے کی
	زندگی میں ہوگا ۷ اور جس کا
	پلہ ہلکا ہوگا ۸ اُس کا ٹھکانا ہاویہ
	ہوگا ۹ اور تجھے کیا معلوم ؟
	وہ ہاویہ کیا ہے ؟ ۱۰ بھڑکتی
	ہوئی آگ ہے ۔۱۱

۱۔ القارعۃ ٹھوکنے والی ۔ قیامت ۔ جو دہشت اور ہول کے مارے دلوں پر کوفت پیدا کرے گی ۲۔ اُس روز لوگ اُٹھنے اور دوڑنے کی شدت میں بکھرے ہوئے پروانوں کی مانند منتشر ہوں گے ۔ اُس دن کی شدت اور دہشت سے پہاڑ اجزا سے متفرق ہوکر ہوا پر اُڑ جانے میں رنگین

دھنکی ہوئی اون کی شکل ہوں گے۔ رنگنے سے اون نرم اور سست ہوجاتی ہے اور پھر دھکنے سے جلد متفرق اور منتشر ہوجاتی ہے۔ ۸ نیکیوں کا پلہ جھکا ہوا اور بھاری ہوگا تو نیکیاں زیادہ ہوں گی۔)

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيٰتٍ	سورہ تکاثر مکہ میں اتری۔ ۸ آیتیں ہیں +
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۗ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۗ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۗ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ ثُمَّ لَتَرَ وُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۠	تمہیں بہتایت (زیادہ طلبی کی خواہش) نے غافل رکھا ۱۔ یہاں تک کہ تم قبرستان میں پہونچے ۲۔ کوئی نہیں تم عنقریب (مرکر) جان لوگے ۳۔ پھر کوئی نہیں تم جلدی (حشر میں) معلوم کرلوگے ۴ کوئی نہیں اگر تم یقینی علم سے جانو (تو غفلت چھوڑ دو) ۵ تمہیں البتہ دوزخ دیکھنا ہے ۶ پھر تمہیں ضرور اُسے یقین کی آنکھ سے دیکھنا ہے ۷ پھر اُس دن تم سے نعمتوں کی

.	پوچھ ہوگی ۔

۲ - تکاثر فخر کرنا مال ودولت کی زیادتی پر - بہتایت کی خواہش زیادہ طلبی - ۳ - علم الیقین بے شبہ اور یقینی علم - ۴ - اس دن ہر نعمت کے متعلق تین قسم کی پوچھ ہوگی - ۱ کس طرح کمایا؟ وجہ حلال سے یا وجہ حرام سے - ۲ کہاں خرچ کیا؟ خدا کی رضامندی میں یا نارضامندی میں ۳ کیا شکر ادا کیا؟ -

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ	سورہ عصر مکی ہے تین آیتیں ہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝	زمانہ کی قسم ہے ۱ بیشک انسان نقصان کر رہا ہے - ۲ - مگر جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے کام اچھے کئے - ایک دوسرے کو راستی کی تاکید کی - اور صبر کا تاکید کیا ۳

(۱) والعصر زمانہ کی قسم اس واسطے کھائی - کہ زمانہ بڑی قدر اور منزلت کے لائق ہے - لیکن افسوس انسان اس کو رایگاں کھو رہا ہے -

اور نقصان کر رہا ہے - سوائے اُن لوگوں کے جن کا آگے مذکور ہے - یہ
نزدیک زمانہ سے زمانہ نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰہ و السلام مراد ہے
جو تمام زمانوں سے افضل و اعلےٰ اور بڑی قدر و منزلت والا ہے + اور
ساری سورت کا ترجمہ یہ ہے + نبی آخر الزمانؐ کے مبارک زمانہ کی قسم ہے
(۱) کہ بلاشبہ انسان نقصان کر رہا ہے جو ایسے مبارک زمانہ کی قدر نہیں
کرتا - اور آنحضرتؐ کے فیض صحبت سے مستفیض ہوکر ایمان نہیں لاتا - ا
کتاب و حکمت نہیں سیکھتا - (۲) مگر وہ لوگ (ٹوٹے میں نہیں) جو آنحضر
پر ایمان لے آئے - اور عمل صالح کئے - ایک دوسرے کو دین حقہ کی تاکید کی
اور اُس پر مستقل اور صابر رہنے کا تقید کیا + (۳) صبر جما رہنا - مستقل رہنا
مصیبتوں پر - سہارا کرنا - برداشت کرنا ریاضات شاقہ کا -

سورۃ الھمزۃ مکیۃ وھی تسع اٰیات	سورہ ہمزہ مکہ میں اتری - ۹ - آیتیں ہیں -
بسم اللہ الرحمن الرحیم	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۝۱ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ۝۲	ہر ایک طعن دینے والے چغلخور پر افسوس ۱ - جس نے مال اکھٹا کیا - اور گن گن کر رکھا ۲ - خیال رکھتا ہے کہ اس کا مال اس کے ساتھ

سبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ ۳ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۴ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۶ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۸ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۹

سدا رہے گا ۳۔ کبھی نہیں۔ ضرور دوزخ کے طبقہ حطمہ میں ڈالا جائے گا ۴۔ اور تجھے کیا معلوم ہے وہ حطمہ کیا ہے؟ ۵ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ہے ۶۔ جو دلوں کے اوپر چھا جائے گی ۷۔ وہ آگ اُن پر دروازہ بند کی گئی ہے ۸ لمبے لمبے ستونوں سے ۹

وعدّدہ اور گن گن کر رکھا اُسکو۔ گن گن کر رکھنا بخیل کا قاعدہ ہے۔ نہیں کم نہ ہو جائے + ۲ حُطمہ توڑنے والی آگ۔ جس میں جو کچھ پڑے سکو توڑ پھوڑ دے۔ اجزار متفرق کردے۔ ۳۔ وہ آگ اُن پر دروازہ کی گئی ہے۔ یعنی اُس آگ کا مکان کافروں پر بند کیا گیا ہے۔ کہ وہ نکل سکیں + ۴۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔ یعنی اُس در کا دروازہ بند کیا ہے۔ رستون اڑا کر بند کر دیا ہے۔ کہ کوئی کھول نہ سکے۔ اور وہ باہر نہ نکل سکیں۔ ر یہ اشارہ ہے اُن کے آگ میں ہمیشہ رہنے کا + آیہ فی عمدٍ ممددہ کے معنے بھی کئے ہیں۔ یعنی لمبے لمبے ستونوں سے جکڑے ہوں گے۔ ہاتھ پاؤں نہ ہلا سکیں گے +

سورۃ فیل مکیۃ وھی خمس آیات	سورہ فیل۔ مکہ میں اتری۔ ۵ آیتیں ہیں +
بسم اللہ الرحمن الرحیم	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے +
الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل ۱ الم یجعل کیدھم فی تضلیل ۲ وارسل علیھم طیرا ابابیل ۳ ترمیھم بحجارۃ من سجیل ۴ فجعلھم کعصف ماکول ۵	تجھے معلوم نہیں تیرے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا؟ ۱۔ کیا اُن کے حیلہ کو نکما اور باطل نہ کر دیا؟ ۲۔ اور اُن پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے۔ ۳ جو اُن پر کنکھر کی پتھریاں پھینکتے ۴ اور انہیں کھائی ہوئی بھس کی مانند کر دیا۔ ۵

۱۔ اس سورت میں ایما ہے اُس واقعہ کی طرف جو نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت سے پچاس دن پیشتر وقوع میں آیا۔ مختصر قصہ اُسکا یہ ہے۔ کہ ابرہہ حبشی جو نجاشی شاہِ ابی سینیا کی طرف سے یمن کا صوبہ ہو کر آیا۔ اُس نے دیکھا کہ اطراف وجوانب سے تمام اہل عرب کعبہ میں حج کے لئے جاتے ہیں۔ اور کعبہ کی بہت تعظیم ہوتی ہے۔ حسد اور کینہ کی آگ اُس کے دل میں بھڑک اُٹھی۔ کعبہ کے خلاف ایک گرجا قلیس نام بنوایا۔ اور اُس کے

در و دیوار سب زر و جواہر سے مرصع اور مزین کئے - اور اپنی ریاست کے تمام لوگوں کو اس کی زیارت کے واسطے مکلف اور مجبور کیا - مگر اسکا منصوبہ اچھی طرح پورا نہ ہوا - سب کعبہ ہی کو جایا کئے - آخر رشک کے مارے کعبہ کے ڈھانے کے واسطے حرم محترم پر فوج چڑھا لایا - اور بہت سے فوجی اور مہیب ہاتھی ساتھ لایا - رستہ میں جو قوم عرب مزاحم ہوئی - سب کو مارا - جب حرم کی حد میں داخل ہوا - خدا کی قدرت سے غول کی غول سیاہ چڑیاں - اُن کی سبز گردنیں - نمودار ہوئیں تین تین کنکر لیکر دو پنجوں میں - ایک منہ میں - اور یہ کنکر اُن پر مارنے لگیں جس پر لگتا - وہیں خاک میں مل جاتا - اس طرح دم کے دم میں سارا لشکر تباہ اور خستہ ہوگیا + اور حرم محترم کی حرمت خدا نے برقرار رکھی + اور ابرہہ خدا کے خلاف اُٹھ کھڑا ہونے کے سبب سے اس پتھر پر گر کر پس گیا - اور چکنا چور ہوگیا - اور یہ بشارت عظیمہ تھی رسول خدا کی ولادت کی چنانچہ چند روز بعد اس واقعہ کے سرور کائنات جن کو کتب ربانی کی اصطلاح میں نبوت کی آخری اینٹ قرار دیا گیا ہے - متولد ہوئے مترجم کہتا ہے - کہ یہ واقعہ ایک بڑی بھاری اور عظیم الشان دلیل ہے - رسول خدا کی نبوت کی صداقت پر اور اعلے درجہ کی بشارت ہے - آپ کی ولادت باسعادت پر + اور قوی معجزہ ہے آپ کا + کیونکہ مکہ میں آپ ہی نبی ہوئے ہیں - اور مکہ کی حرمت آپ ہی کی حرمت ہے - مکان کی حرمت مکین ہی کی جہت سے ہوا کرتی ہے - اللہ تعالےٰ نے جو مکہ کی محافظت کی اور حرم محترم کی مخالفین کے ہاتھ سے حرمت برقرار رکھی - یہ سب آپ ہی کے طفیل تھا - جو اس پتھر پر گرے گا چکنا چور ہو جائے گا - اس مضمون

کی صداقت یہیں سے مفہوم ہوتی ہے۔ ابرہہ پر کیا موقوف ہے۔ ؟ جس نے کعبہ کی حرمت کے خلاف کوشش کی۔ موردِ غضب الہی ہوکر کعصفٍ ماکول خستہ اور تباہ ہوگیا + یہ خدائی کام ہے۔ بشری طاقتوں سے اعلےٰ اور برتر + اور یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور ہماری نظروں میں بس عجیب + یہ ایسا واقعہ ہے۔ اور رسول خدا صلعم کا ایک ایسا معجزہ ہے۔ جس کے تسلیم میں موافق و مخالف کو کچھ بھی کلام نہیں۔ اور اُس زمانہ کی اُس تاریخ میں درج ہے۔ جو دنیا کی ساری تاریخوں میں سچی او رسنہری ہے۔ اور جسکا وقوع میں آنا۔ تمام عرب میں نہایت مشہور۔ اور سب کو معلوم تھا۔ یہانتک کہ اُسکی عام شہرت اور تواتر کے سبب سے اللہ تعالے نے اپنے رسول مقبول[۲] کو فرمایا الم ترکیف فعل ربك الخ کیا تو نے دیکھا نہیں ؟ دیکھنا مشہور اور متواتر معاملہ کی نسبت ہی مستعمل ہوتا ہے +

(۲) جس طرح چارپاؤں کے کھانے کے بعد بھوسا بچ رہتا ہے۔ یعنی اُن سب کے اعضا ٹوٹ پھوٹ گئے۔

سُورَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ	سورہ قریش مکہ میں اتری۔ ۴ آیتیں ہیں۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ	اس شکریہ میں کہ (خدانے) قریش کو خوگر کیا ا۔ انہیں جاڑے اور گرمی

الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۚ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝	کے سفر کا عادی بنایا ۲۔ چاہیے کہ اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی عبادت کریں۔ ۳۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور انہیں خوف سے بے خوف کر دیا ہے۔

۱۔ آنحضرت صلعم کی بارھویں پشت میں ایک شخص نضر بن کنانہ تھا۔ اُس کی اولاد قریش ہیں + قریش ایک بحری جانور ہے سب پر غالب۔ چونکہ یہ قبیلہ بھی تمام عرب میں فایق اور سب پر غالب تھا۔ اسلئے اس نام سے موسوم ہوا + کعبہ کی خدمت اور چاہِ زمزم کا اہتمام انہیں کے سپرد رہتا۔ تمام عرب جو کعبہ میں آتے۔ اِن سے ملاقات کرتے۔ اور آشنا ہوجاتے۔ جب قریش باہر عرب کے کسی شہر میں جاتے۔ تو وہاں کے لوگ۔ بسبب حرمت کعبہ کے اُن کی تعظیم وتکریم کرتے۔ نذر ونیاز۔ اور قربانی وغیرہ سے اُن کی دستگیری واجب سمجھتے۔ مال تجارت پر اُن سے محصول نہ لیتے چور اور ڈاکو اُن سے متعرض نہوتے۔ اور کوئی اُن پر چڑھ کر نہ آتا۔ گو باہم لڑتے رہتے۔ اور یہ سب حرم کعبہ کی طفیل تھا۔ اس سورة میں یہی نعمت اللہ تعالے یاد دلاتا ہے اور اُس کے شکریہ میں اصنام کی عبادت چھڑوا کر اپنی عبادت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ فقط

۲۔ قریش جاڑے میں یمن کی طرف گرمی میں شام کی طرف سفر کیا کرتے +

سُورَةُ الماعون مكية وهي سبع آيات	سورہ ماعون مکہ میں اُتری - ۷ آیتیں ہیں +
بسم اللہ الرحمن الرحیم	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ	تو نے دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے ۱ - سو یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے - ۲ - اور محتاج کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا ۳ - پھر ان نمازیوں پر افسوس ! ۴ - جو اپنی[1] نماز سے بے خبر ہیں ۵ - وہ جو ریاکاری[2] کرتے ہیں ۶ - اور برتنے[3] کی چیز مانگے نہیں دیتے ۷ -

[1] نماز وقت پر نہیں ادا کرتے اور سستی کرتے ہیں - یا حضور قلب سے ادا نہیں کرتے + [2] ریاکاری دکھاوے کے واسطے بھلا کام کرنا [3] ماعون برتنے کی چیز - رسول خدا نے ماعون ان تین چیزوں کو فرمایا ہے - آگ نمک پانی + +

ترجمہ	متن
سورہ کوثر مکہ میں اتری ۔ تین آئتیں ہیں ۔	سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ آيَاتٍ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بے شک ہم نے تجھ کو کوثر عطا فرمائی ہے ا۔ تو (اس شکریہ میں) اپنے رب کی نماز پڑھ اور قربانی کر ۲ بے شک تیرا دشمن ہی دُم کٹا اور بے نسل ہے ۳۔	اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

ع

۱؎ کوثر خیر کثیر ۔ بہت سی بھلائی ۔ بہت سا علم ۔ اور نام ایک نہر کا ہے جنت میں جس کا پانی دودھ سے سفید ۔ اور شہد سے میٹھا ۔ اور مشک سے خوشبو ہے ۔ ایک دفعہ پینے سے کبھی پیاس نہیں لگتی گو استلذاذ کے لئے پھر پیا جائے ۔ اس نہر کا پانی ایک حوض میں بھرتا ہے ۔ محشر میں دو پرنالے گرتے ہیں ۔ ایک سونے کا ایک روپے کا ۔ حوض چورس ہے ۔ بہت بڑا وسیع ۔ پرے اُس کے ایک فرش ہے ۔ سونے اور روپے کے تختوں کا بنا ہوا ۔ اور کنارہ پر بنگلے ہیں ۔ حوض میں بے شمار آبخورے تیرتے ہیں حضرتؐ اور آپ کے صحابہ وہاں کھڑے ہیں ۔ امت پہونچتی جاتی ہے ۔ جو وہاں پہونچا ۔ اسکا پانی پیا ۔ پھر ساری مدت محشر کی پیاس نہ لگے ۔ اور اپنے گروہ میں جا ملا

اس میں آیا - جو نہ پہونچا - اُس پر افسوس ہے! (حاشیہ شاہ عبدالقادر رح)

ف - فصل لربك وانحر - پس اپنے رب کے لئے عید کی نماز پڑھ اور قربانی کر۔

۲ قربانی حضرتؐ پر واجب تھی۔ اور امت میں فقط مالدار پر واجب ہے مفلس پر نہیں۔ ۳ جب آنحضرتؐ کا صاحبزادہ طاہر فوت ہوا - تو کافر کہنے لگے - اس شخص کا کوئی بیٹا نہیں رہا - صرف زندگی تک اس کا نام اور کام ہے - پیچھے کون نام لے گا - سو حضرتؐ کا نام قیامت تک روشن ہے اور وہ کفار ہی ابتر ہیں - کہ اُن کو کوئی نہیں جانتا -

سُورَةُ الْكٰفِرُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ	سورہ کافرون مکہ میں اتری - ۶ آئتیں ہیں ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔
قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ	تو کہہ اے خدا کے منکرو! (۱) نہیں پوجتا ہوں جس کو تم پوجتے ہو ۲ - اور نہ تم پوجتے ہو جس کو میں پوجتا ہوں ۳ - اور نہ میں آگے کو پوجنے والا ہوں - جس کو تم پوجتے ہو - ۴ اور نہ تم ہی پوجنے والے ہو جس کو

اَنۡتُمۡ عَابِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ ۝ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ۝٦	میں پوجتا ہوں ۵ تمہارے لئے تمہارا دین ہے۔ اور میرے لئے میرا دین ۶۔

ف۵ اس سورت میں پرلے درجہ کی بیزاری ہے کفر اور شرک سے۔ اور کمال خلوص اور توحید ہے حضرتؐ نے اس سورۃ کو ربع قرآن کے برابر ٹھیرایا ہے۔ بعض لوگ اس سورۃ کو منسوخ سمجھتے ہیں یہ یا اس کی کوئی آیت ہرگز منسوخ نہیں۔ محکم ہے۔ اس میں ضدی ازلی کفار اور آنحضرتؐ میں فیصلہ قطعی اور قطع محض اور براءت تامہ ہے۔ یعنی اللہ تعالے آنحضرتؐ کو ارشاد فرماتا ہے۔ کہ اے محمدؐ کامل تبلیغ اور اتمام حجت کے بعد جو صرف ضدیت کی راہ سے یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور الوہیت الٰہی کا انکار کر رہے ہیں۔ اور اُس کی عبادت سے مُنہ پھیر رہے ہیں۔ اور بلکہ تاحال طمع رکھتے ہیں۔ کہ شاید تو اُن کی طرف کبھی جھک جائے۔ اور آبائی دین کی طرف مایل ہو جائے۔ اور انکی عقاید باطلہ کا قایل ہو جائے۔ اور معبود حقیقی سے پھر جائے۔ تو تو اُن سے کہدے کہ اے الوہیت الٰہی اور دین حقہ کے منکرو! جب کہ میں ہر طرح تبلیغ رسالت کر چکا۔ دین کی صداقت کے دلایل دے چکا۔ آیات بینات ظاہر کر چکا۔ اور تمہیں کسی طرح کا کوئی عذر اسلام کے تسلیم میں باقی نہیں رہا۔ اور پھر تم خدا اور اُسکے دین پر ایمان نہیں لاتے۔ اُس کی عبادت کے لئے سر نہیں جھکاتے۔ تو اب اسکا فیصلہ اللہ پر ہے۔ سمجھانے سے کچھ حاصل نہیں + اگر تم میرے ساتھ

توحید اور عبادت الٰہی میں موافقت نہیں کیتے تو مجھ سے بھی ہرگز اپنے دین اور ا
کے ساتھ موافقت کی امید مت رکھو۔ میں کبھی تمہارے ساتھ اتفاق نہیں کر
اسلئے کہ تمہارا دین بالکل باطل ہے + اور وہ تمہارے ساتھ مختص ہے
میری شرکت اُس میں محال۔ جیسے تم میرے دین میں شرکت کرنے سے بیز
اور روگردان ہو۔ لکم دینکم ولی دین۔ فاصبر واحتی یحکم اللہ
بینی وبینکم + گویا یہ سورۃ کفار کے ایمان سے کلی نومیدی کے بعد قطعی
فیصلہ ہے۔ ۲۔ مراد دین سے یہ ہے کہ تم کفر و شرک پر راضی ہو اور
میں توحید و اسلام پر۔ یا تم کو تمہارے عمل کی جزا۔ اور مجھکو میرے عمل کی
اسواسطے کہ دین بمعنی جزا بھی آیا ہے۔ جیسے مالک یوم الدین (جزا کے دن کا
مالک)

سورۃ النصر مدنیۃ وھی ثلث آیات	سورہ نصر مدینہ میں اتری۔ تین آیتیں ہیں +
بسم اللہ الرحمن الرحیم	خدا بیحد مہربان نہایت رحم والے کے نام سے شروع +
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ	جب نصرت الٰہی اور کامیابی حاصل ہو چکی ۱۔ اور تو نے لوگ گروہ کے گروہ دین الٰہی میں داخل ہوتے دیکھ لئے ۲۔ تو اپ

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ٥	رب کو خوبیوں کے ساتھ پاک یاد کر اور اُس سے معافی مانگ - بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے ٣

١ - یعنے کتاب مقدس میں ہر جگہ وعدہ ہے کفار کے مغلوب و مقہور ہونے کا اور مسلمانوں کے آخر کار غالب اور فاتح اور منصور ہونے کا - اور کفار جلدی کرتے تھے + سو حضرت کی آخر عمر میں مکہ فتح ہو چکا - سارے عرب کی سردار قوم (قریش) مغلوب ہو چکی + تمام عرب نے اسلام کی صداقت کا معیار صرف اسی امر کو قرار دیا ہوا تھا کہ عرب کی سردار قوم قریش اگر مغلوب ہو گئی - تو ہم اس مذہب کو سب پر غالب اور خدائی سمجھ لیں گے - نہیں تو یہ مذہب مغلوب ہو کر خود نیست و نابود ہو جائے گا - خود قوم قریش استیلاے اسلام کو اپنے اوپر - اور اپنی مغلوبیت کو اسلام کی صداقت کا بھاری معیار سمجھ رہے تھے - قرآن میں اُنکا قول جابجا مذکور ہے - کہ خدایا اگر یہ مذہب ٹھیک ہے - تو ہمپر عذاب نازل فرما - کیونکہ صداقت کے خلاف پر عذاب کا مترتب ہونا اُن کے اذہان میں بھی مرکوز تھا - سو اُن کے اصول مسلمہ کے موافق آخر اُن پر غضب الٰہی نازل ہوا شکست پر شکست کھا کر سب کے سب خستہ و تباہ اور منکسر اور مغلوب ہو گئے - تمام زور زائل ہو گیا - اسلام کے آگے اُن کے سر جھکائے گئے - اور یہ صرف اللہ کی طرف سے اور الٰہی کام تھا - نہ کسی بشر کا + فاعتبروا یا اولی الابصار ! آخر فتح مکہ اور قریش کے مغلوب ہوتے ہی - تمام عرب اطراف و اکناف سے مسلمان ہونے لگے -

گروہ کے گروہ دین الہی میں داخل ہونے لگے وعدہ الہی سچا ہوا۔ سو اللہ تعالے فرماتے ہیں۔ کہ جب حسب وعدہ نصرت الہی آچکی۔ اور اسلام کی فتح ہوچکی اور گروہ کے گروہ دین الہی میں داخل ہونے تو نے دیکھ لئے۔ تو اب امت کے گناہوں کو بخشوایا کر۔ یا قریش کے گناہوں کو جنہوں نے آنحضرت صلعم سے نہائت ہی برے سلوک کئے تھے۔ دن رات دکھ دئے تھے۔ وطن سے نکالدیا تھا۔ اور کوئی دقیقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی میں اٹھا نہ رکھا تھا۔ مگر حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکے زعم کے خلاف اپنے اخلاق عمیم کے سبب زبان پر بھی نہ لائے۔ سو اللہ تعالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ان قصوروں کے بخشوانے کے لئے حکم فرماتا ہے + یہ سورت حضرت ؐ کی آخر عمر میں اتری۔ اسکے بعد دو برس آپ زندہ رہے۔ اس سے آپ نے پہچان لیا۔ کہ میرا کام جو دنیا میں تھا۔ سو کر چکا۔ اب سفر ہے آخرت کا۔ سب سے آخر سورت جو پوری نازل ہوئی یہی ہے فقط۔

سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ	سورہ لہب مکہ میں اتری۔ ۵ آیتیں ہیں +
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بڑے مہربان نہایت رحم والے خدا کے نام سے شروع
تَبَّتْ يَدَآ أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۞ ٢ مَآ أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۞	ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہوجاوے۔ اسکا

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

ال اور جو کچھ اُس نے کمایا اُس کے کچھ کام نہ آیا ۲- عنقریب شعلہ مارتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا ۳- اور اُس کی جورو بھی جو لکڑیاں اُٹھایا کرتی ہے- ۴ اُس کی گردن میں کھجور کی چھال کی رسّی کی پھانسی ہوگی ۵

۱- جب آیہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ الخ (ڈرا اپنے قریب کے کنبہ والوں کو) نازل ہوئی- تو آنحضرتؐ نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام روسائے قریش میں سے ایک ایک کو اپنے پاس بلایا- سب آپ کے پاس جمع ہوگئے- آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمکو خبر دوں کہ اس پہاڑ کے نیچے کچھ لوگ اس ارادہ سے آئے ہیں- کہ تم پر چھاپہ ماریں- اور تمکو لوٹیں ماریں- تو تم مجھکو سچا جانتے ہو- کہ جھوٹا- سب نے کہا کہ ہم کیوں نہ سچا جانیں- تو ہم میں صادق اور امین مشہور ہے- اور ہمارے سامنے کسی نے تمکو جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی تب آپ نے فرمایا کہ اِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ (تو میں تمکو ڈراتا ہوں اُس سخت عذاب سے جو آگے ہے) ابولہب نے دونو ہاتھ سے پتھر پھینکا- کہ دیوانہ سب لوگوں کو ناحق پکارتا ہے- تب یہ سورت اللہ تعالےٰ نے ابولہب کی مذمت میں نازل فرمائی تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ الخ ابولہب کی دنیا و آخرت ضائع ہوگئی- اور وہ خود بھی

ہلاک ہوگیا - اُسکا مال اور کمائی اُس کے کسی کام نہ آئی + الخ یا پہلی آیت بطور
دعا کے ہے + یعنی جس ہاتھ سے ابولہب نے آنحضرت پر پتھر پھینکا - وہ ٹوٹ
جائیں - اور وہ ہلاک ہوجائے - آخرت کے مقابل اسکا مال اور کمائی کسی کام
نہ آئی الخ ۲ - ابولہب کی جورو ام جمیل حرب کی بیٹی - ابوسفیان کی بہن آنحضرت
سے سخت عداوت رکھتی بخت کے مارے ایندھن جنگل سے آپ لاتی - اور کانٹے
حضرت کی راہ میں ڈالدیتی - کہ آتے جاتے کو چبھیں + آپ جب نماز کو باہر تشریف
لے جاتے - تو اُن کانٹوں اور تنکوں کو اُٹھاتے اور نرمی کے ساتھ فرماتے - کہ یہ کیں
قسم کی ہمسائگی ہے - جس کا حق تم میرے ساتھ یہ ادا کرتی ہو - ؟ ~
~ ریختند در رہ تو خار وبا ہمہ — چون گل شگفتہ بود رخ دلفروز تو
۳ - اسی پیشگوئی کے مطابق کھجور کے پوست کی رسی سے - اُس کو پھانسی ہوگئی
گلا گھٹ گیا - اور مرگئی -

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ	سورہ اخلاص مکہ میں اتری - ۴ - آیتیں ہیں +
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے +
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ	تو کہہ وہ اللہ ایک ہے ۱ - اللہ بے نیاز ہے - ۲ - نہ کسی کو جنا - نہ کسی سے جنا گیا ۳ - اور نہ اسکا کوئی ہمسر ہے - ۴ -

۱- یہ سورت جسکا نام اخلاص ہے۔ اس جہت سے کہ انسان کا دل خدا کی پہچان اور اُسکی ذات و صفات کے دریافت کے لئے خالص کر دیتی ہے حضرت نے اسکو قرآن کی تہائی کے برابر فرمایا ہے۔ اس میں تمام ادیان باطلہ کا رد آگیا ہے۔ تثلیثہ۔ ثنویہ۔ مجوس۔ بت پرست وغیرہ سب کا ۔ ۲- صمد وہ ہے۔ جس کی طرف سب دستِ احتیاج پھیلائے ہوں۔ اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔ ۳- یعنے اُس کا کوئی ہمسر ہی نہیں کہ وہ جورو یا بیٹا رکھے۔

سُورَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ	سورہ فلق مدینہ میں اتری ۵ آیتیں ہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝	تو کہہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ۱- ہر چیز کی بُرائی سے جو اُس نے پیدا کی ۲- اور اندھیرے کی برائی سے جب پھیل آئے ۳- اور جادو کے کلمے گرہوں میں پھونکنے والی (جادوگرنیوں) کی برائی سے ۴- اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرے ۵-

زید بن ارقم سے روایت ہے۔ کہ ایک یہودی لبید بن عاصم نے رسول خدا صلعم پر سحر کیا۔ حضرت بیمار ہوگئے۔ جبرئیل معوذتین لے کر آئے۔ اور کہا۔ کہ فلاں یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے۔ وہ جادو فلاں چاہ میں ہے آنحضرت نے حضرت علی مرتضےٰ کو بھیجا۔ وہ اُس کو وہاں سے نکال لائے گیارہ گرہیں تھیں۔ معوذتین میں بھی گیارہ ہی آیتیں ہیں جب آپ ایک آیت کو پڑھ کر گرہ پر پھونکتے تھے۔ ایک گرہ کھل جاتی تھی۔ اسی طرح سب گرہیں کھل گئیں۔ اور آنحضرت صلعم کو کلی صحت حاصل ہوگئی۔ راغب نے کہا ہے سحر کا اثر کچھ حضرت کی روح پر نہیں تھا۔ بلکہ اثر اُسکا صرف بدن پر تھا۔ بشریت کی جہت سے + جس طرح کہ آپ کھانے پینے۔ بول و براز کرتے۔ خفا ہوتے۔ بیمار پڑتے۔ سو یہ تاثیر ظاہر بدن پر اس جہت سے تھی۔ کہ آپ بشر تھے۔ نہ نبی ہونے کی۔ اور نہ یہ اثر جادو کا تب قادح ہوتا۔ کہ کسی امر نبوت میں کچھ تاثیر اس کی پائی جاتی + راقم کہتا ہے کہ آنحضرت پر سحر کے اثر ہوجانے میں یہ مصلحت اور حکمت تھی۔ کہ آنحضرت پر ساحر ہونے کا گمان بکلی رفع ہوجائے + کیونکہ کفار آنحضرت کو ساحر۔ کاہن۔ اور کلام الٰہی کو سحر اور کہانت کہا کرتے تھے۔ اس لئے حکمت الٰہی مقتضی ہوئی۔ کہ آپ پر سحر کا اثر ہونے سے۔ اُن کا شبہ بکلی مرتفع ہوجائے + کیونکہ یہ مقرر ہے کہ جو خود ساحر ہو اُس پر سحر کا اثر نہیں ہوتا +

اصل یہ ہے کہ پاک اور نیک لوگوں کو بُروں سے ہمیشہ خطرہ ہے۔ بُرا اپنی بُرائی سے کسی شریف اور مقدس کے ساتھ بھی نہیں چوکتا۔ اگرچہ قانونِ فطرت کے رو سے منصوبہ

آخر کار بُروں ہی کا خاک میں ملتا ہے اور نیک اور مقدس لوگ - پناہِ الٰہی کے حصین حصین میں جاگزین ہو کر شریر کی شر سے محفوظ اور مامون رہتے ہیں + فافہم

۲ - رات کے اندھیرے کی بُرائی سے - مراد ہے جس میں انسان صرف اللہ کے بھروسے پر غافل - اور بے خبر لمبی تان کر سوتا ہے + اور اُس میں چوروں - لٹیروں درندوں بدکاروں کا بہت خطرہ ہوتا ہے + صرف الٰہی حفاظت ہی پاسبانی کرتی ہے اور باطنی تاریکیوں سے بھی پناہ اسی آیت میں آگئی جیسے کفر کی ظلمت - تنگدستی پریشانی - گمراہی وغیرہ +۔ ۳ - نفاثات فی العقد گانٹھوں میں کلمات سحر پھونکنے والیاں - جادوگرنیاں مراد ہیں جو گرہ لگا لگا کر اُس پر منتر پھونکا کرتی ہیں -

۴ - اس آیت سے معلوم ہوا کہ حسد سب بُرائیوں سے زیادہ بُرا ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے + الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب - حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے - جیسے آگ لکڑیوں کو راکھ کر دیتی ہے + حسد ایک ایسی بُرائی ہے - کہ جس میں حاسد محسود پر بارے غم کے ہر وقت کڑھتا رہتا ہے اور اپنی جان کو غم میں گھلا دیتا ہے + اور محسود کی زوال نعمت کا منتظر یا اُسکے نقصان کی فکر میں لگا رہتا ہے + او بجز رنج اور نقصان کے ہاتھ خاک بھی نہیں لگتا + حسد تمام بُرائیوں کی جڑ ہے - پہلا گناہ جو آسمان پر ہوا - وہ شیطان کے آدم پر حسد ہی کے سبب سے تھا + اور پہلا گناہ جو زمین پر ہوا وہ قابیل کے ہابیل پر حسد کرنے کی وجہ سے تھا - نعوذ باللہ من ذٰلک -

سُوْرَۃُ النَّاسِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ سِتُّ اٰیٰتٍ	سورہ ناس مدینہ میں اتری۔ ۶ آیتیں ہیں ٭
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ٭
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶	تو کہہ میں لوگوں کے رب ۱ لوگوں کے بادشاہ ۲۔ لوگوں کے معبود کی پناہ میں آیا ۳۔ وسوسہ ڈالنے والے چھپ جانے والے (شیطان) کی برائی سے ۴۔ جو لوگوں کے جیوں میں وسوسہ ڈالا کرتا ہے ۵۔ جنی اور انسانی شیطانوں سے ۶

۱۔ مراد وسواس سے شیطان ہے۔ کیونکہ وہ بلاتا ہے۔ انسان کو گناہ کی جانب اور مشورہ دیتا ہے۔ اور مزین کرتا ہے۔ اسکو انسان کے قلب میں۔ بدون اسکے کہ انسان کو معلوم ہو۔ اور مشکوۃ شریف کے باب ذکر اللہ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ خنس واذا غفل وسوس رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ آدمی کے دل پر شیطان چمٹا ہے۔ سو اگر وہ اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے۔ تو شیطان وہاں سے ہٹ جاتا ہے۔

اور جب آدمی غافل ہو جاتا ہے پھر شیطان آجاتا ہے - اور وسوسے ڈالتا ہے۔

۲ - وہ فاسد خیال ڈالنے والا خواہ قسم جنات سے ہو - یعنی نظروں سے پوشیدہ - جیسے شیطان کہ آتشی مزاج اور لطیف البدن ہونے کی وجہ سے اُس کا انسانوں کے حیوانی روحوں میں گھس جانا بہت آسان ہے۔ اور انسانی روحوں سے مخلوط ہو کر بُری رائیں اور بُرے خیالات پیش کرتا ہے خواہ وہ وسواس ڈالنے والی لوگوں کی قوت متخیلہ ہو - جو فاسد اعتقاد اور شہوات اور غضب کے غلبہ سے جھوٹے خیالات تمام روحوں اور قوتوں میں بکھیر کر بگاڑنے والی ہے۔

۳ - حدیث شریف میں آیا ہے - ان دو سورتوں (معوذتین) سے بڑھ کر پناہ کے واسطے کوئی دوا نہیں ہے + اللھم احفظنا من جمیع البلایا والآفاتِ ووفقنا للطاعات والعبادات - وبارك لنا فی الرزق والحسناتِ برحمتك یا ارحم الراحمین آمین +

نوٹ - **اعتراض** - خدا نے شیطان کو انسان ضعیف پر کیوں مسلط کیا ہے ؟ اور وہ مظہر شر کیوں ہے ؟

جواب - دنیا میں سب چیزیں دو قسم کی ہیں قال اللہ تعالے ومن کل شیئٍ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون + سیاہ - سفید - دن - رات - مرد - عورت - میٹھا - کڑوا - چست - سست - خوشبو - بدبو - نوشدارو - زہر - سانپ - زہر مہرہ وغیرہ - اور ہر شے اپنی ضد سے تمیز کیجاتی ہے - وعلے ہذا

بُرے بھلے معاین و مشاہد ہیں + پھر انسان میں بھی دو قوتیں ہیں ایک **شہوانی** گناہوں کی طرف کھینچنے والی۔ **دوسری عقلی** قبح اشیاء ظاہر کر کے روکنے والی۔ وعلےٰ ہذا ارادہ انسانی دو طرفی ہے۔ بھلائی اور برائی کی طرف۔ اور نتیجہ افعال بد و نیک کا بھی بُرا ہے یا بھلا۔ دکھ ملتا ہے یا سکھ۔

تو جب انسان کی سادی فطری حالت کے علاوہ ایک ہادی خیر بالذّات خارج میں موجود ہے۔ (کتاب اللہ سمجھو یا رسول؟) جو مناہی سے منع کر کے بھلائی بتانے والا۔ اور بھلائی کی طرف کھینچنے والا ہے۔ تو اُس کے مقابل میں بالمواز نہ معاولت کے واسطے خارج میں ایک جاذب شر و شر بالذات کیوں نہ ہوگا ؟

تا کہ جس طرح انسان کے اندرونی قواے شہوانی پر عقل غالب آ کر میدان مارتی اور قرب الٰہی کی بازی جیت جاتی ہے۔ اسی طرح ہادی الے الخیر و خیر محض کی تاثیر جاذب شر پر غالب آ کر اور کمال محبت الٰہی اور ذوق و شوق میں تمام موانع اور عوائق سے گذر کر اور عشق کامل میں سب روکوں کو یک طرف کر کے اور ہولناک اور خاردار جھاڑیوں سے گذر کر مرد میدان کی طرح ساحلِ قرب پر۔ انسان جا پہونچے اور ابدی وصال محبوب سے متلذذ ہو -قال رسول اللہ صلعم حفت النار بالشہوات وحفت الجنۃ بالمکارہِ

ہاں زہر کو بھی اُس نے بالارادہ بنایا ہے۔ لیکن کسی کے کھانے پر راضی نہیں۔ اور اگر کوئی بے احتیاطی سے یا جان بوجھ کر زہر کھاکر مرجائے۔ تو نہیں کہہ سکتے کہ خدا نے اُسے ہلاک کیا یا اُس کے ہلاک پر راضی تھا۔ بلکہ یہ امر خودکشی کا ایک جرم میں داخل ہے۔

اسی طرح شیطان کو اُس نے بالارادہ بنایا ہے۔ لیکن اُس کی اطاعت خدا کی رضا نہیں۔ وہ ایک روک ہے۔ کہ گذرکر قرب الٰہی کا میدان جیت لیں اور ایک ابتلا ہے۔ تاکہ صادق اور مخلص آدمی پرکھے جائیں۔

جس طرح زہر کا کھا لینا ہلاک دنیوی کا باعث ہے۔ اسی طرح شیطان کی اطاعت اور گناہ کی طرف جھک جانا ہلاک اُخروی کا موجب ہے فقط

تفسیر فیروزی کے بعض مضامین کی فہرست

تفسیر فیروزی

اصل قرآن شریف کی تفسیر تیار ہو رہی ہے۔ اس میں مفصلہ ذیل خوبیاں ہیں +

(۱) اصل و ترجمہ دو کالموں میں ہے۔ صرف اصل قرآن شریف کے تلاوت کرنے والوں کے واسطے داہنا کالم کافی ہے اور اُس سے صاف صاف تلاوت کر سکتے ہیں +

(۲) صرف ترجمہ کے خواہشمندوں کے واسطے باہنا کالم ترجمہ والا کافی ہے۔ ترجمہ بامحاورہ کیا گیا ہے۔ زبان حال کے اردو کے مطابق۔ اور محذوفات مقدرات خط وحدانی میں لکھدئے ہیں۔ جس سے ترجمہ بھی صاف بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔

(۳) سورت یا رکوع کا پورا ترجمہ کرکے نیچے برابر متن میں اُسی قدر تفسیر لکھی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو پورا پورا فایدہ ہو + اور چاہیں تو صرف تفسیر ہی مطالعہ کر سکیں۔

(۴) تفسیر میں ارجح قول پر اکتفا کی گئی ہے۔ مختلف اقوال مفسرین و روات کے لکھ کر گڈ مڈ نہیں کر دیا گیا تفسیر بھی رطب یابس سے حتی الامکان بری کی گئی ہے +

(۵) تفسیر کوئی جدید نہیں۔ وہی مستند تفسیروں کا انتخاب اور لب لباب درج ہے۔ لیکن ناظرین جو تپ پسند جوش۔ زور۔ اور طرز بیان۔ اور زمانہ کی حالت کے موافق متکلمانہ گفتگو انشاء اللہ تعالے بالکل جدید ملاحظہ فرمائیں گے + فقط

اعلان ضروری

کتب مفصلہ ذیل مولوی **عبدالکریم** صاحب مدرس ایم بی سکول سیالکوٹ - یا میاں **کریم بخش** صاحب تاجر کتب سیالکوٹ سے مل سکتی ہیں +

(۱) **فصل الخطاب لمقدمۃ اھل الکتاب** - مولفہ مولوی حکیم نور الدین صاحب حکیم حاذق ریاست جموں جو ہندوستان کے نامور [illegible] اول درجہ کے محقق - مدقق و علم الہیات کے فلاسفر ہیں - اس میں عیسائیوں کے کل اعتراضات کے جوابات تحقیقی نہایت علم و متانت سے دیے ہیں - اسلام و عیسائیوں میں جو مدت سے بحث ہوتی تھی اس بحث کا اس کتاب نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے - حجم ۴۰۰ صفحہ سے زیادہ کاغذ چھپائی اعلے درجہ کی قیمت عہ

(۲) **تصدیق** - پنڈت لیکھرام کی کتاب تکذیب براہین احمدیہ تنقیہ و خبط کا جواب نہایت بردباری و متانت کے ساتھ [illegible] الفاظ میں - آریوں کے کل اعتراضات کا جو اسلام پر کرتے ہیں اعلے درجہ کا مسکتانہ جواب - اصول اسلامیہ کی کامل [illegible] - آریہ مذہب کا پورا پورا استیصال - مذہب کا بالکل فیصلہ ہو گیا ہے (زیر طبع)

(۳) **ھادی کامل** - مولفہ مولوی محمد عبدالکریم صاحب مدرس ہائی سکول سیالکوٹ - جو اسلام کے سچے ہمدرد و سچے جاں نثار ہیں - اور ان کے رگ و ریشہ سے اسلام کی حمیت ٹپک رہی ہے - اس میں جناب رسول خدا صلعم کو بڑے زور دار عقلیہ و نقلیہ دلایل سے اکمل و مکمل ہادی - اور تمام دنیا سے اعلے و افضل ثابت کیا ہے + ممکن نہیں کہ کوئی شخص اس کو پڑھکر آنحضرت کے افضل و اکمل ہونے کا سچے دل سے اعتراف نہ کرے -

(۴) - **نماز اور اس کی حقیقت** - مولفہ مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز مدرس فارسی ایم بی سکول - اس میں نماز کی حقیقت و فلاسفی اس پیرایہ اور اس ڈھنگ سے بیان کی گئی ہے - کہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص ایک دفعہ اسکو پڑھ جائے - اور اسلامی نماز کے تمام دنیا کی عبادات سے افضل و اکمل ہونے کا اُسے یقین نہ آجائے +